بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

# 04. چار بنیادی قاعدے-تیسرا قاعدہ

[غیر اللہ کے لئے عبادت صَرف کرنا، کتاب باغ فردوس میں قصہ، تیسرے قاعدے کے فوائد]

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو سب جہانوں کے مالک ہیں اور درود وسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا۔ القواعد الاربعۃ کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں تیسرا قاعدہ بیان کرتے ہیں۔ شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الْقَاعِدَةُ الثَّالِثَةُ" (تیسرا قاعدہ) "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (بے شک نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "ظَهَرَ عَلَى أُنَاسٍ مُتَفَرِّقِينَ" (جب ظاہر ہوئے مبعوث ہوئے تو ایسے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے اور ظاہر ہوئے جو متفرق تھے اور مختلف تھے ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے تھے) "فِي عِبَادَاتِهِمْ" (متفرق تھے اپنی عبادات پر عبادت کے طور پر وہ اختلاف رکھتے تھے)۔ کیسے؟ "مِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الْمَلَائِكَةَ" (ان میں سے ایسے لوگ تھے جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے) "وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الأَنْبِيَاءَ" (اور ان میں سے کچھ ایسے لوگ تھے جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی عبادت کرتے تھے) "وَالصَّالِحِينَ" (اور نیک بزرگ اور صالحین لوگوں کی عبادت کرتے تھے) "وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الأَشْجَارَ وَالأَحْجَارَ" (اور ان میں سے کچھ ایسے لوگ تھے جو درختوں کی اور پتھروں کی عبادت کرتے تھے) "وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ" (اور ان میں سے کچھ ایسے لوگ تھے جو سورج اور چاند کی عبادت کرتے تھے) "وَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے خلاف جنگ کی ان سے قتال کیا) "وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمْ" (اور ان میں فرق نہیں رکھا)۔

سب کے خلاف برابر جنگ کی یہ نہیں کہ یہ بت کا پجاری ہے اس کے خلاف جنگ کی جائے اور یہ نبی کا پجاری ہے نبی کی عبادت کرتا ہے اس کے خلاف جنگ نہیں کرنی۔ ہرگز نہیں، برابر سب کے خلاف جنگ کی اور سب کے خلاف جہاد کیا اور قتال کیا یعنی فرق نہیں رکھا جو چاند سورج کی عبادت کرتا ہے اور جو درخت کی عبادت کرتا ہے اور پتھر کی عبادت کرتا ہے اور جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صالحین کی عبادت کرتے تھے سب کے خلاف برابر جنگ کی ہے۔

یہ تیسرا قاعدہ ہے، میں قاعدہ پھر سے کہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ مشرکین عرب جس ماحول میں رہتے تھے ایک عجیب سا ماحول تھا وہ لوگ بتوں کی عبادت کرتے تھے اور کچھ لوگ عیسائیت سے متاثر تھے اور عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی عبادت کرتے تھے۔ یہ تو بات بہت مشہور ہے کہ ابو جہل ابو لہب کس کی عبادت کرتے تھے؟ ہبل، لات، عزیٰ، یغوث، یعوق، نسر یہ جو مشہور بت تھے۔ لیکن کچھ ایسے لوگ تھے جو عیسائی تھے۔ کوئی جانتا ہے ان میں سے کسی کا نام کون عربی عیسائی تھا؟ ورقہ بن نوفل (جزاک اللہ خیر) لیکن مسلمان ہو چکے تھے اور ان کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا جاتا ہے۔ اچھا ان کے علاوہ بہت مشہور ہیں (نجاشی بھی ہے (جزاک اللہ خیر) میں عرب کی بات کر رہا ہوں نجاشی عرب میں سے نہیں تھا) سیدنا عدی بن حاتم الطائی۔ سیدنا عدی رضی اللہ عنہ کیا تھے عیسائی تھے کہ نہیں؟ عیسائی تھے اور سیدنا عدی بن حاتم الطائی جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿اِتَّخَذُوٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (التوبہ:31) ان کو تعجب ہوا اور گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے کبھی اپنے علماء کی اپنے جو راہب ہیں جو عالم ہیں ان کی کبھی عبادت کی نہیں ہم نے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے ان کو ربّ بنا دیا ہم نے کیسے رب بنایا انہیں؟! تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (کیا تم ان کی حلال کردہ چیز کو حلال نہیں سمجھتے تھے جو اصل میں حرام تھی اور ان کی حرام کردہ چیز کو حرام سمجھتے تھے جو اصل میں حلال تھی؟)۔ یعنی جس چیز کو انہوں نے حلال کو حرام کر دیا حرام کو حلال کر دیا کیا اس چیز میں ان کی پیروی نہیں کی؟ انہوں نے کہا جی ہاں! یہ تو ہم کرتے تھے۔

یہ ان کی عبادت ہے یہ ان کو ربّ بنانا ہے اسے کہتے ہیں شرک الطاعۃ۔ تو سیدنا عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ نبی کی عبادت کرتے تھے۔ عیسائی کیا کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اللہ تعالیٰ کو ربّ بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، نفع و نقصان کا مالک ہے، مشکل کشا ہے حاجت روا ہے یہ مانتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں یہ الگ عقیدہ ہے اور اس کا دوسرا عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ربّ ہیں، ان کی عبادت بھی کرتے ہیں۔ کیسا ربّ ہے؟ کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو پکارتے ہیں دعا کرتے ہیں۔ آج بھی دیکھیں آپ، آپ انگلینڈ میں رہتے ہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے کرسچن کیا کہتے ہیں؟ جیز ز کرائسٹ (Jesus Christ) اور Jesus کہتے ہیں۔ کیوں کہتے ہیں؟ وہ مانتے ہیں کہ گاڈ فادر موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہے جنہیں وہ باپ سمجھتے ہیں وہ مانتے ہیں کہ وہ موجود ہے ان کا ایمان ہے لیکن مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتے مصیبت کے وقت نبی کو پکارتے ہیں تو ان کا یہ پکارنا جو آج بھی موجود ہے آپ دیکھ لیں آج بھی موجود ہے یہ پکارنا یورپ میں امریکہ میں جتنے بھی کرسچن

موجود ہیں مصیبت کے وقت گاڈ فادر نہیں کہتے کبھی یاد رکھیں آپ میں نے آج تک کسی کرسچن کو نہیں سنا وہ مصیبت کے وقت کہے کہ گاڈ فادر۔ وہ کیا کہتے ہیں؟ جیز ز کرائسٹ۔

اور اسی طرف اشارہ ہے اس قاعدے میں کہ کچھ لوگ ایسے تھے جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو پکارتے تھے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی عبادت کرتے تھے، ان کی زندہ مثال آج ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ تھے جو صالحین کی عبادت کرتے تھے بزرگوں کی عبادت کرتے تھے۔

اور ایک عجیب سی بات تھی اور جب میرا ابتدائی دور تھا طلب علم کا مجھے بھی عجیب لگتی تھی کہ جو عرب ہیں یہ بڑے سمجھ دار لوگ ہیں۔ آپ اس ملک میں رہتے دیکھیں حکمت والے لوگ ہیں سمجھ دار لوگ ہیں کیا کبھی کوئی سمجھ دار انسان حکمت والا بت کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کھڑا ہو سکتا ہے؟! نہیں ہو سکتا۔ تو یہ عرب جو حکماء تھے اپنے وقت کے جو معزز سمجھے جاتے تھے معاشرے میں ان کی ایک عزت تھی ان کا ایک وجود تھا ان کا ایک اثر تھا ایک رسوخ تھا ان کا بت کے سامنے کیوں سجدہ جا کر کرتے؟ بت کے لیے کیوں قربانیاں کرتے؟ بت کو کیوں پکارتے؟ وجہ کیا تھی؟ اس معمہ کو اس مشکل کو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آسان کر دیا، صحیح بخاری میں سورۃ النجم کی تفسیر میں جب آیت آئی شیخ صاحب رحمہ اللہ اس آیت کو بیان کرتے ہیں ﴿اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى﴾(النجم:19-20) (کیا تم نے ان پر غور کیا یہ لات، عزیٰ اور منات تیسری یہ کیا چیز تھے؟ غور تو کریں ذرا ان پر)۔

کیا غور کریں یہ تو ہمیں بت نظر آتے ہیں؟! نہیں بت نہیں تھے یہ بت تو آج آپ کو نظر آتے ہیں یہ لوگوں نے بت بنائے ہیں حقیقتاً کیا تھے؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لات ایک نیک اور صالح بزرگ تھا جو حاجیوں کے لیے ستو بانٹا کرتا تھا۔ لوگ حج پر آتے اپنے خرچے پر حاجیوں کو ستو پلاتا تھا شدید گرمی ہوتی تھی تو جب وہ مر گیا لوگوں نے کہا یہ بڑا اچھا اور نیک بندہ تھا ہمیں ستو پلایا کرتا تھا تو یہ نیک بندہ تھا اس کی قبر کی طرف مجاوری کی پھر اس کا بت بنا دیا اس کی یاد تازہ کرنے کے لیے بت بن گیا تو اللات پتھر کا بت نہیں ہے لات ایک نیک اور صالح بزرگ تھا جو بعد میں پتھر کی صورت میں آیا اور بعد میں مشرکین نے ان کی عبادت کی۔ تو یہ حکماء لوگ ایک پتھر کی عبادت نہیں کرتے تھے وہ اس نیک اور صالح شخص کو یاد کرتے تھے لیکن شیطان کے وسوسے میں آکر آہستہ آہستہ اس پتھر کی عبادت کی گئی جب علم جاتا رہا۔

اور صحیح بخاری میں سورۃ نوح کی آیت نمبر 23 کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کے جو پانچ بت تھے یغوث، یعوق، نسر یہ جو بت تھے یہ نیک اور صالح اولیاء تھے بزرگ تھے لیکن ایک

ہی وقت میں ان کی وفات ہوئی شیطان نے وسوسہ کیا، کرتے کرتے قبر کی مجاوری کی پھر وہاں پر پتھر نسب کیے پھر پتھروں کو اٹھا کر عبادت گاہ میں رکھا گیا اس کے بعد جب علم جاتا رہا تو بعد میں آنے والی نسلوں نے ان پتھروں کی عبادت کی۔

تو بزرگوں کی عبادت بھی کی گئی ہے اور وہ عجیب ماحول جو جزیرہ عرب میں تھا عبادت کے لحاظ سے کیوں کہ گمراہی ہی گمراہی تھی ،اس پوری زمین پر جو ایک بد ترین جگہ تھی وہ جزیرہ عرب تھی۔ کیونکہ عیسائیوں کے پاس تھوڑا سا علم تھا اہل کتاب تھے اگرچہ انہوں نے تحریف کی ہے لیکن کہیں کہیں پر تھوڑا سا نور موجود تھا یہ الگ بات ہے کہ وہ بھی کافر تھے الگ بات ہے یہ لیکن سلجھے ہوئے لوگ تھے سمجھ دار لوگ تھے کافر ضرور تھے لیکن زندگی گزارنے کا ایک طریقہ تھا ان ایک طور طریقہ تھا۔ جزیرہ عرب میں بالکل مختلف بات تھی کفر کے اندھیرے، شرک کے اندھیرے، بدعات کے اندھیرے، خرافات کے اندھیرے، ظلم کے اندھیرے، اندھیرے ہی اندھیرے تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس بھیانک جگہ کی طرف بھیجا جہاں پر اندھیرے ہی اندھیرے تھے اور توحید کی روشنی لے کر گئے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دیکھیں صرف جزیرہ عرب نہیں منور ہوا پوری دنیا مشرق سے مغرب تک آج توحید کے نور سے منور ہے۔

تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ بڑا عجیب سا ماحول ہے بتوں کی عبادت کرنے والے لوگ موجود ہیں، درخت اور پتھر کی عبادت کرنے والے موجود ہیں، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صالحین کی عبادت کرنے والے موجود ہیں، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور فرشتوں کی عبات کرنے والے لوگ موجود ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاف کیا یہ نہیں کہا کہ دیکھو! ابو جہل، ابو لہب پتھر کی عبادت کرتے ہیں تو ان سے میں جنگ کرتا ہوں اور عیسائی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی عبادت کرتے ہیں یہ اللہ کے نبی ہیں یہ نبی میرے بھائی ہیں اس لیے ان کے لیے معافی ہے یا تھوڑی سی کم سختی میں کروں گا۔ ہر گز نہیں، سب کے خلاف برابر کی جنگ کی ہے۔ تو آیئے دیکھتے ہیں شیخ صاحب رحمہ اللہ یہاں پر دلیل کیا بیان کرتے ہیں:

"وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى "کس کی دلیل؟ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کے خلاف جنگ کی کسی چھوڑا نہیں جتنے مشرک تھے سب کے خلاف برابر کی جنگ کی ہے۔" وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾ (الانفال:39) ﴿وَقَاتِلُوهُمْ﴾ (اور ان کے خلاف جنگ کرو قتال کرو) ﴿حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ (تاکہ فتنہ برپا نہ ہو یہ فتنہ ختم ہو جائے) ﴿وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾ (اور سارے کا سارا دین صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جائے)۔

یہاں پر فتنے کا لفظ مفسرین نے فرمایا ہے "شرک" قتال کرتے رہو جب تک کہ شرک مٹ نہیں جاتا دنیا سے۔ جب شرک مٹ جائے گا تو کیا بچے گا؟

خالص دین بچے گا اور خالص دین ہی توحید ہے اور یہی دین اللہ تعالیٰ کے یہاں دین اسلام ہے﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾(کہ اللہ تعالیٰ کا دین جو ہے صرف دین اسلام ہے)(آل عمران:19)۔یہودیت،عیسائیت،ہندازم یہ کوئی دین نہیں ہے یہ لوگوں کے بنائے ہوئے دین ہیں اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک ہی دین ہے وہ ہے دین اسلام توحید کا دین۔

تو یہ دلیل تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب خلاف برابر جنگ کی۔اگر کوئی شخص پوچھے آپ کو کس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کے خلاف برابر کی جنگ کی ہے؟اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن مجید میں یہ آیت دلیل ہے کیونکہ فتنہ شرک ہے اور شرک سب کرتے تھے یہودی، عیسائی (نصرانی) جو ہیں، بت پرست جو ہیں اور جو درختوں کی عبادت کرتے تھے جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صالحین کی عبادت کرتے تھے یہ سب مشرک ہیں شرک کرتے تھے فتنہ تھا اور اس فتنے کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ سارے کا سارا فتنہ ختم ہو جائے اس وقت تک جنگ کرتے رہو جب تک کہ یہ شرک ختم نہیں ہو جاتا مٹ نہیں جاتا۔

اب شیخ صاحب رحمہ اللہ دلیل بیان کرتے ہیں یہ جو معبودات ہم نے بیان کیے ہیں کہ چاند سورج ہے، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صالحین ہیں، فرشتے ہیں، درخت ہیں پتھر ہیں کہ ان کی عبادت کرتے تھے ان کی دلیل کیا ہے؟ تو آیئے دیکھتے ہیں شیخ صاحب رحمہ اللہ دلیل بیان کرتے ہیں:

"وَدَلِيْلُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ"(یعنی اس چیز کی دلیل کہ سورج اور چاند کی عبادت کی گئی)۔کیا دلیل ہے؟"قَوْلُهٗ تَعَالٰى"(ارشاد باری تعالیٰ ہے)﴿وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ﴾(اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں سے دو آیتیں ہیں دن اور رات) ﴿وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ﴾(اور سورج اور چاند)۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے یہ آیتیں ہیں دن اور رات اور سورج اور چاند۔﴿لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ﴾(کبھی سجدہ نہ کرنا سورج کو) ﴿وَلَا لِلْقَمَرِ﴾(اور کبھی سجدہ نہ کرنا چاند کو)﴿وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ﴾ (اور سجدہ کرو اللہ تعالیٰ کو)۔یہ حکم ہے فعل امر ہے۔﴿وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ﴾ (اور اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرو جس ذات نے ان سب کو پیدا کیا) ﴿اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾(اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو(اگر تم واقعی عبادت کرتے ہو صحیح عبادت کرتے ہو سچی عبادت کرتے ہو تو ان سب معبودوں کو ان سب چیزوں کو چھوڑ کر سجدہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرو))۔(فصلت:37)۔

یہ جو دن ہے رات ہے، سورج ہے چاند ہے، یہ جو تارے ہمیں نظر آتے ہیں یہ جو مخلوقات ہیں اللہ تعالیٰ کی یہ انسان بھی جو ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں سے ایک آیت ہے نشانی ہے، آیت نشانی کو بھی کہتے ہیں نشانی ہے کہ ان چیزوں کو کوئی خالق ہے، اور

آیت معجزے کو بھی کہتے ہیں اور یاد رکھیں معجزے کا لفظ درست نہیں معجزے سے بہتر لفظ ہے آیت کیونکہ قرآن مجید میں معجزے کا لفظ نہیں ہے۔ یہ دیکھیں پورا قرآن دیکھ لیں جتنے بھی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام معجزے کا لفظ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آیت میں نے دی ہے اپنے نبی کو آیتیں دی ہیں تو آیتیں آیات کونیہ بھی ہوتی ہیں جو یہ مخلوقات ہمیں نظر آتی ہیں سب آیات کونیہ ہیں اور آیات شرعیہ قرآن مجید کی آیات ہیں، تورات ہے، انجیل ہے، یہ آیات شرعیہ ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے شریعت نازل فرمائی ہے۔اور تیسری قسم کی آیات ہوتی ہیں معجزے اس کو بھی آیت کہتے ہیں اور آیت علامت کو بھی کہتے ہیں نشانی کو تو یہ سورج ہے، یہ چاند ہے، یہ دن ہے، یہ رات ہے یہ نشاندہی کرتے ہیں کہ ان کا کوئی خالق ہے اور تم اگر یہ سمجھتے ہو کہ سورج اتنی عظیم مخلوق ہے کہ اس کو اس کی عظمت کے سامنے جھک کر سجدہ کرنا چاہیے تو یہ تم کیوں بھول جاتے ہو کہ اس کا خالق کتنا عظیم ہو گا جس نے اس سورج کو پیدا کیا۔ تمہاری عقل کہاں گئی ہر عظیم چیز کو دیکھ کر سجدہ کرتے ہو؟! سجدہ کرنے کا حکم تمہیں کس نے دیا کہ سورج کو سجدہ کرو یا چاند کو سجدہ کرو کس نے دیا؟ محض اپنی عقل کو استعمال کرکے سورج کو سجدہ کرتے ہو تو عقل تو یہ ناقص ہے تمہاری، تمہارے ربّ نے جب تمہیں پیدا کیا ایسی عقل سے پیدا کیا جو ہے ہی ناقص۔ تو اپنی عقل کے بل بوتے پر کبھی اپنا فیصلہ صادر کرکے اپنی دنیا اور آخرت برباد نہ کرو اپنے آپ کو اور لوگوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو کیونکہ لوگ تو بے چارے ہیں وہ دیکھتے ہیں کوئی نیک اور فاضل شخص ہے جو عمل کرتا ہے لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اس کی شکل وصورت دیکھ کر، اس کے اچھے اخلاق کو دیکھ کر اچھی کارکردگی کو دیکھ کر لوگ متاثر ہوں تو اس کے پیچھے چل پڑتے ہیں، یہ نہیں جانتے کہ وہ اپنی عقل کو بل بوتے پر سب کچھ کر رہا ہے۔ اگر چاند اور سورج عظیم مخلوقات ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی عظمت کو دیکھ کر ان کے ربّ کی عظمت کو یاد کرو اور سجدہ ان کو نہ کرو سجدہ ان کے ربّ کو کرو۔ اور اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ سجدہ عبادت ہے اور غیر اللہ کے لیے سجدہ کرنا شرک ہے۔

یہ منہ توڑ جواب ہے کیونکہ کچھ لوگ آئے ہیں میرے سامنے بھی آئے ہیں جو مخالفین ہیں کہتے ہیں "جی، آپ کہتے ہیں کہ قبر کو سجدہ کرنا شرک ہے جی، ہم سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تو نہیں پڑھتے"۔ وہ بیوقوف یہ سمجھتے ہیں کہ سجدے میں اگر سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں تب شرک ہوتا ہے ورنہ شرک نہیں ہوتا! اس آیت میں لکھا ہے سبحان ربی الاعلیٰ؟ اس آیت میں لکھا ہے کہ مشرک وہ ہے جو سجدہ کرے چاند کو یا سورج کو اور یہ پڑھے سبحان ربی الاعلیٰ پھر تو مشرک ہے؟ یہاں لفظ سجدے کا موجود ہے صرف سجدے کا لفظ موجود ہے اور سجدہ معروف ہے عربی لغت میں کہ جھک کر زمین پر اپنے سر کو زمین پر رکھنا اسے سجدہ کہتے ہیں، اگر کسی کی عظمت کے لیے سجدہ کیا تو یہ شرک ہے اس پر اتفاق ہے۔ رہ گئی یہ بات کہ سجدے میں سبحان ربی

الاعلیٰ پڑھنے سے شرک ہوتا ہے یہ بے وقوفی ہے یہ لاعلمی ہے، یہ علم نہیں ہے یہ کسی عالم کا قول نہیں ہے یہ جاہل کا قول ضرور ہے جو کم علم لوگ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ واضح الفاظ میں فرماتا ہے﴿وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ﴾(اور سجدہ اللہ تعالیٰ کو کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا)۔اور آخر میں کیا ہے؟﴿اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (اگر واقعی تم اللہ تعالیٰ کی صحیح اور سچی عبادت کرتے ہو(اگر صحیح عبادت کرنا چاہتے ہو تو سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کرو کسی اور کو نہیں))۔

جب چاند اور سورج عبادت کے لائق نہیں، درخت پتھر عبادت کے لائق نہیں، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عبادت کے لائق نہیں تو یہ قبر عبادت کے لائق ہے سجدے کے لائق ہے کبھی؟ ہو سکتا ہے کبھی؟ کبھی نہیں ہو سکتا اور یہاں پر لفظ العموم سے ہے﴿لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ﴾(نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو)﴿وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ﴾(سجدہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے)۔یعنی یہ کوئی نہ سمجھے یاد رکھیں کہ منع تو اس آیت میں صرف چاند اور سورج کا کیا گیا ہے یا کہاں لکھا ہے کہ قبر کو سجدہ نہ کرو۔جب اللہ تعالیٰ نے نفی کے ساتھ یہ بیان کیا ہے کہ سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو تو پھر اثبات کیا ہے﴿وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ﴾ فعل امر سے اور سجدہ کرو اللہ تعالیٰ کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔تو اس کا مطلب ہے باقی کوئی چیز بھی مخلوقات میں سجدے کے قابل نہیں سجدے کے لائق نہیں ہے۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں"وَدَلِيلُ الْمَلَائِكَةِ"(اور اس کی دلیل کہ فرشتوں کی عبادت کی گئی)"قَوْلُهُ تَعَالَى"(ارشاد باری تعالیٰ ہے)﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾(آل عمران:80)۔ یہ دلیل ہے کہ فرشتوں کی عبادت کی گئی ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ﴾(اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا حکم نہیں دیتا)﴿اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ﴾(کہ تم فرشتوں کو بناؤ) ﴿وَالنَّبِيّٖنَ﴾(اور نبیوں کو بناؤ)۔کیا بناؤ؟﴿اَرْبَابًا﴾(ربّ بناؤ)۔اللہ نے یہ حکم نہیں دیا تمہیں کہ فرشتے بھی ربّ ہیں تمہارے، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بھی ربّ ہیں تمہارے، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے۔تو پھر کس کا حکم ہے؟ یہ شیطان کا حکم ہے، یہ انسان کی ناقص عقل کا حکم ہے، ربّ ذوالجلال کا حکم کبھی نہیں ہے۔﴿اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ﴾(کیا تم یہ سوچ سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کفر کا حکم دے؟)۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو بھیجا اور ان انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ اپنی کتابیں نازل فرمائیں وحی کے ذریعے اور سب کو ایک ہی حکم دیا﴿اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾(اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور طاغوت اور کفر سے بچو)(النحل:36)۔ ﴿اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾(اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

کوئی ربّ نہیں)(المؤمنون :32)۔جب اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو یہ حکم دیا تو پھر آپ لوگوں کی عقل میں یہ سوچ کیسے آئی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں یہ کبھی حکم دیتا کہ فرشتوں کی عبادت کرو اور انبیاء کی عبادت کرو؟! ﴿اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ﴾ یعنی عقل کو جھنجھوڑ رہے ہیں اللہ تعالیٰ تمہاری عقل کہاں ہے سوچو ذرا کہ کیا اللہ تعالیٰ تمہیں کفر کا حکم دیں گے؟ ﴿بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو چکے ہو)۔

کلمہ پڑھ چکے ہو مسلمان ہو چکے ہو پھر فرشتوں کی عبادت کرتے ہو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی عبادت کرتے ہو ان کو ربّ بناتے ہو! دیکھیں لفظ دیکھیں ﴿بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ اسلام قبول کرنے کے بعد یہ تمہاری عقل میں کیسے بات آئی کہ یہ فرشتے کیونکہ عظیم مخلوق ہیں ان کو بھی سجدہ کیا جائے یہ بھی مشکل کشا ہو سکتے ہیں، ان کے لیے بھی کبھی قربانی کی جائے ان کے لیے کبھی نذر و نیاز کی جائے؟! نہیں ہرگز نہیں، یہ نبی ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں ان کے لیے کبھی کوئی عبادت صرف کی جائے ہرگز نہیں ﴿اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾۔

واللہ! یہ اگر آج کا مسلمان اس آیت کو غور سے پڑھے تو میرا خیال ہے اس کا دل بھی صاف ہو جائے اس کا دماغ بھی صاف ہو جائے اور کبھی اس کے دونوں ہاتھ کسی نبی، ولی کے لیے کبھی نہ اٹھیں لیکن قرآن مجید پڑھتے ہیں صرف برکت حاصل کرنے کے لیے۔ معذرت کے ساتھ میں کہتا ہوں ہمارے جو ساتھی ہیں جو مخالفین ہیں قرآن مجید پڑھتے ہیں برکت حاصل کرنے کے لیے۔ فلاں حافظ ہے، فلاں حافظ ہے، ہمارے ملک ماشاءاللہ حفاظ سے بھرے ہوئے ہیں کیا یہ آیت نہیں پڑھتے؟

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾(الفاتحہ:4) چھوٹے سے چھوٹا بچہ اور بڑے سے بڑا بزرگ ہر نماز میں صرف فرض نماز میں تقریباً سترہ مرتبہ یہ آیت پڑھتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ میں جب بھی عبادت کروں گا صرف اور صرف تیری عبادت کروں گا اور جب بھی مدد مانگوں گا صرف اور صرف تجھ سے ہی مدد مانگوں گا اور صحیح مسلم کی روایت میں یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حدیث قدسی میں "یہ وعدہ ہے میرا اور میرے بندے کے درمیان میں میرا بندہ وعدہ پورا کرے میں اپنا وعدہ پورا کرتا ہوں میرے بندے! کیا چاہتے ہو تم؟

"﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾" یہ وعدہ پورا کرو ہدایت تمہارے لیے ہے"۔ ہدایت کے اللہ تعالیٰ سارے دروازے کھول دے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لیکن یہ وعدہ تو پورا کرو۔

یہ وعدہ کیا یہاں پر نظر آتا ہے آپ کو؟ نبی بھی ربّ ہے، فرشتہ بھی ربّ ہے، ولی بھی ربّ ہے تو ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ کس کے لیے پڑھتے ہو تم وعدہ کس سے کر رہے ہو تم؟ جب سب ربّ ہیں تو یہ وعدہ کس ربّ سے کر رہے ہو؟ نبی ربّ ہے یا فرشتہ ربّ ہے یا ولی ربّ ہے کس کو آپ کہہ رہے ہو؟ کہتے ہیں نہیں ہم تو ربّ سمجھتے نہیں ہیں ہم تو صرف ان کو نیک بزرگ سمجھتے ہیں نبی کو بھی ربّ نہیں سمجھتے ہم۔ آپ نہیں سمجھتے ربّ ذوالجلال فرمارہے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ اس قول کو جھٹلا رہے ہیں اس آیت کریمہ میں ﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَٰئِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا﴾ یہ تمہیں حکم نہیں دیا کہ ان کو ربّ بناؤ۔

اور ان کا ربّ بنانا کیا تھا سمجھتے ہیں آپ کیا تھا؟ ان کا ربّ بنانا عبادت صرف کرنا تھا بس کیونکہ مصیبت میں جیسے اگلے قاعدے میں ہم بیان کریں گے مصیبت میں وہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے اور عام اوقات میں خوشی کے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کو بھی پکارتے تھے اور بت کو اور غیر اللہ کو بھی پکارتے تھے اور سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے اسلام کا فتح مکہ کے بعد جب آگبوٹ پر سوار ہوئے مکہ سے نکلے اور طوفان آیا شدید طوفان آیا تو ایک شخص کھڑا ہو گیا اور یہ کہا "اے ہبل! اے لات! اے عزیٰ! ہمیں نجات عطا فرما"۔ ایک بزرگ بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا خاموش ہو جاؤ تم کیا کہہ رہے ہو تمہیں پتہ نہیں کہ مصیبتوں میں طوفانوں میں صرف ایک ہی ذات کام آتی ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات؟ یہاں پر اس طوفان میں یہ لات، عزیٰ کام نہیں آتے یہ خشکی کے ربّ ہیں یہ خشکی میں کام آسکتے ہیں ہمارے یہاں پر ایک ہی ذات کام آتی ہے مصیبت میں وہ ہے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ۔ سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے سوچا کہ میں آج تک جو جنگ کرتا رہا ہوں کس لیے کرتا رہا ہوں اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک ہی ربّ ہے تمہارا جو ہر وقت تمہارے کام آتا ہے اور یہ ہمارا بزرگ کہہ رہا ہے گھر کی گواہی ہے یہ اپنا مشرک بھائی گواہی دے رہا ہے اور اسی وقت دل میں یہ عہد کیا اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ! اگر آج میں بچ گیا تو واپس مکہ جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گر کر کلمہ پڑھ لوں گا اور ایسا ہی ہوا مسلمان ہوئے اور جرنیل صحابہ میں سے مشہور صحابی ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا جس نے بھی غیر اللہ کے لیے کوئی عبادت صرف کی ہے اسے ربّ بنا دیا ہے چاہے وہ فرشتہ ہو چاہے وہ نبی ہو چاہے وہ ولی کیوں نہ ہو۔ اگر فرشتے اور نبی کے لیے عبادت صرف کرنا ان کو ربّ بنانا ہے تو تو کیا ولی ان سے زیادہ اچھا ہے؟ ہر گز نہیں کوئی شخص یہ نہیں کہتا۔ ایک قول ہے صوفیوں کا کہ "ولایت نبوت سے بلند درجے پر ہے ولایات نبوت سے اچھی ہے بہتر ہے"۔ اور یہ ایک مخصوص قول ہے ان کا بالکل درست نہیں ہے اور کچھ صوفی بھی اس قول پر اختلاف کرتے ہیں کہ یہ تو

بالکل جو ہالک ہیں جو غالی صوفی ہیں یہ ان کا قول ہے ہمارا قول نہیں ہے۔ لیکن اگر نبی اور فرشتے کو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں اس آیت کریمہ میں کہ ان کے لیے کوئی عبادت صرف کرنا کوئی نذر و نیاز کوئی پکار کوئی قربانی ان کے لیے کرنا انہیں ربّ بنانا ہے تو آج کے مسلمان کو یہ کس نے اجازت دی ہے کہ کسی ولی کے لیے یہ قربانی کرے یا نذر و نیاز کرے؟ تو سب برابر ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں۔

"وَدَلِيلُ الأَنْبِيَاءِ" (اور اس کی دلیل کے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی عبادت کی گئی) "قَوْلُهُ تَعَالَى" (ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔ حالانکہ اس آیت میں جو پہلے میں نے بیان کی فرشتوں کا ذکر بھی ہے اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ذکر بھی ہے لیکن شیخ صاحب رحمہ اللہ نے وہاں پر صرف فرشتے لیے اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی ایک اور آیت لے کر آئے تا کہ کہنے والا یہ نہ کہے کہ بھئی دیکھو یہاں پر انبیاء، کونسا نبی اچھا ہے، انبیاء تو سارے ہیں۔ اب وہاں پر عام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی بات تھی یہاں پر خاص نبی کو بھی لے کر آئے۔

"وَدَلِيلُ الأَنْبِيَاءِ، قَوْلُهُ تَعَالَى" (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ﴿وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ﴾ (اور جب اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریم!) ﴿ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ﴾ (کیا تم نے لوگوں کو کہا) ﴿اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (مجھے اور میری ماں کو دو معبود دو الٰہ بنا لو اللہ تعالیٰ کے سوا) ﴿قَالَ سُبْحٰنَكَ﴾ (سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو پاک ہے ﴿سُبْحٰنَكَ﴾ ﴿مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ﴾ (میرے لیے یہ بالکل جائز نہیں اور میرا کوئی حق نہیں کہ میں کوئی ایسی بات کروں) ﴿مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ﴾ (جو میرے حق میں درست نہیں ہے جس کی آپ نے مجھے اجازت نہیں دی) ﴿اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ﴾ (اگر میں نے یہ کہا) ﴿فَقَدْ عَلِمْتَهٗ﴾ (تو آپ جان چکے ہیں آپ، آپ ربّ ذوالجلال ہیں باریک بینی کا بھی علم رکھتے ہیں اگر میں نے کہا ہے تو آپ بہتر جانتے ہیں) ﴿تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ﴾ (اے اللہ تعالیٰ! تو جانتا ہے میرے نفس کے اندر کیا ہے) ﴿وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ﴾ (اور میں یہ نہیں جانتا کہ تیرے نفس میں کیا ہے) ﴿اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾ (بے شک تو ہی غیب کا علم جاننے والا ہے) (المائدۃ:116)۔ اور لفظ ﴿عَلَّامُ﴾ ہے فعال سے یعنی ہر غیب تو ہی جانتا ہے یعنی تیرے سوا کوئی غیب جانتا ہی نہیں ہے۔

اس عظیم آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ گفتگو کی ہے اور یہ عیسائیوں کو آگاہ کرنے کے لیے ہے۔ نصرانی (عیسائی) سمجھتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام عبادت کے لائق ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو آگاہ کر رہا ہے اپنے نبی سے گفتگو کر کے کہ اے نصرانیو! تمہیں کس نے حکم دیا میں نے حکم تو نہیں دیا؟ پچھلی آیت میں گزر چکا میں نے حکم نہیں دیا اللہ تعالیٰ کا حکم

نہیں ہے کہ میرے نبی کی عبادت کرو۔ کیا میرے نبی نے حکم دیا؟ تو اس گفتگو میں دیکھیں بڑی زبردست عجیب اور عظیم گفتگو ہے ﴿وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ﴾ (اور جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا یہ کہا) ﴿يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ﴾ (اے عیسیٰ مریم کے بیٹے علیہم الصلوۃ والسلام! کیا تم نے لوگوں کو یہ کہا تھا مجھے اور میری ماں کو ربّ بنا دو معبود بنالو)۔ عیسیٰ علیہ سلام بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنے ربّ کے سامنے بیان کرتے ہیں ﴿قَالَ سُبْحٰنَكَ﴾ (اے اللہ تعالیٰ تو پاک ہے تو پاک ہے کہ کوئی تیرے ساتھ شرک کرے تو اس سے پاک ہے کہ کوئی تیرے برابر ہے تو اس سے پاک ہے کہ کوئی تیرے دین کو جھٹلائے تو اس سے پاک ہے کہ کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں ربّ ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو ہر عیب سے ہر نقص سے پاک ہے) ﴿مَا يَكُوْنُ لِيْٓ﴾ (میرے لیے یہ جائز ہی نہیں یہ بات میں کیسے کہہ سکتا ہوں میرے لیے جائز نہیں کہ میں وہ کچھ کہوں جس کا مجھے حق ہی نہیں جس کی مجھے اجازت ہی نہیں میں کیسے کہہ سکتا ہوں اگر میں نے کہا تو آپ تو بہتر جانتے ہیں)۔ اور یہاں پر تفصیل بیان کی ہے علم کی ﴿تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ﴾ (اے اللہ تعالیٰ! تو جانتا ہے میرے اندر کیا ہے اور میں تیرا نبی ہوں لیکن میں نہیں جانتا کہ تیرے اندر کیا ہے)۔

ایک علم کا اثبات ایک علم کی نفی، اثبات اللہ تعالیٰ کے علم کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کا علم وسیع علم ہے اللہ تعالیٰ باریک بینیاں بھی جانتا ہے اللطیف الخبیر ہے اور ایک علم کی نفی اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی مقرب نبی یہ علم نہیں رکھتے کہ اللہ تعالیٰ کیا جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کیا جانتا ہے یہ کوئی نہیں جانتا وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات جانتی ہے اور جو نفی ہو رہی ہے علم غیب مطلق کوئی نہیں جانتا اگر جانتے ہیں تو صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور اس کی تاکید آیت کے آخر میں ہے ﴿اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾ (بے شک تو ہی غیب جاننے والا ہے)۔

علم الغیب اور دیکھیں ﴿عَلَّامُ﴾ اور ﴿الْغُيُوْبِ﴾۔ ﴿الْغُيُوْبِ﴾ جمع غیب کی ہے ﴿عَلَّامُ﴾ ہے فعال کے وزن سے اور فعال ہوتا ہے بہت ہی زیادہ جاننا، بہت ہی زیادہ کوئی کسی عمل کو کرنا فعال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی ہر غیب جانتا ہے مختصراً اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور غیب جان ہی نہیں سکتا اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں وہ غیب جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا وحی کے ذریعے اس کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتے غیب مطلق صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ غیب مطلق کا مطلب ہے سارے کا سارا غیب جو ہو چکا جو ہو رہا ہے جو ہو گا اس کی باریک بینی بھی جانتا ہے اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہے کہ فلاں شخص کب پیدا ہو گا، کہاں بڑا ہو گا، کیا کرے گا، کس وقت کہاں پر جائے گا، کہاں کہاں پر سفر کرے گا، کہاں پر اس کی موت ہو گی یہ سب جانتا ہے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ یہ جانتے تھے زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے پچاس ہزار سال پہلے، اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا علم جانتے تھے کہ کیا ہونے والا

ہے اسے کہتے ہیں العلم الازلی یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کسی اور کے لیے نہیں ہے اور یہ علم ازلی نہ کوئی نبی جانتا ہے نہ کوئی فرشتہ نہ کوئی ولی جانتا ہے۔ لیکن کہنے والوں نے تو یوں بھی کہا کہ "فلاں ولی کی آنکھیں لوح محفوظ پر لگی ہوئی ہیں"۔ واللہ! بہت دکھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ سختی کے الفاظ ہیں یہ عام الفاظ نہیں ہیں اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ بات کرے جو ان کے لیے جائز نہیں ہے ان کے لیے حق نہیں ہے تو نبی کے بعد کون ساوہ مائی کالال ہے کون سی وہ ذات ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ میرے آنکھیں لوح محفوظ پر لگی ہوئی ہیں اور میں علم غیب جانتا ہوں؟!

باغ فردوس ایک تالیف ہے احمد رضا خان بریلوی کی اس میں وہ ایک قصہ بیان کرتا ہے۔ سہر وردی ایک گروہ ہے صوفیوں کا اور شہاب الدین سہر وردی اس گروہ کے بانی ہیں۔ جیسے آپ جانتے ہیں کہ پاکستان، انڈیا میں صوفیوں کے چار گروہ ہیں یا چار طریقے ہیں۔ گروہ سے ناراض ہوتے ہیں طریقے کہتے ہیں ہم تاکہ ناراض کوئی نہ ہو اور بات بھی انصاف کی ہو۔ طریقتاً وہ چار ہیں قادری، نقشبندی، چشتی، سہر وردی۔ یہ سہر وردی کون ہیں؟ شہاب الدین سہر وردی کے متبعین ہیں ان کے طریقے پر چلتے ہیں۔ باغ فردوس میں فرماتے ہیں کہ شہاب الدین سہر وردی کی والدہ ماجدہ جب حمل میں تھیں تو وہ گئیں غوث پاک کے گھر (اور غوث کون ہیں؟ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) جب گھر میں گئیں تو گھر میں موجود نہ تھے ان کے والد گھر میں موجود تھے اب غوث کے والد پوچھا خیریت تو ہے کیا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا میں غوث سے بات کرنا چاہتی ہوں، انہوں نے کہا کہ غوث موجود نہیں ہیں۔ تو ان سے سوال کر لیا کہ مجھے حمل ٹھہرا ہوا ہے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے کیا مجھے بیٹا ہو گا؟ تو لوح محفوظ میں جھانک کر دیکھا غوث کے والد نے (غوث نہیں ہے غوث کا والد ہے) وہاں پر دیکھا صرف بیٹی لکھی ہوئی ہے بیٹا نہیں ہے۔ پھر فرمایا دیکھیں آپ کے ہاں بیٹی لکھی ہے بیٹا نہیں ہے آپ کی قسمت میں تو بیٹی ہی پیدا ہو گی۔ تو وہ عورت اٹھی روتے ہوئے بڑی دکھی غمزدہ باہر نکلتے ہی غوث پاک مل گئے دروازے پر خیریت تو ہے آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پورا قصہ بیان کیا کہ اس طریقے سے میں آئی تھی آپ کے والد نے اس طریقے سے کہا۔ غوث پاک نے یہ فرمایا کہ جا تیرے بیٹا ہو گا۔ بس غوث کا فرمان تھا اور اس عورت کی غمی جو ہے وہ خوشی میں تبدیل ہو گئی اور رونا مسکرانے میں تبدیل ہو گیا بھئی غوث کہے اور نہ ہو سکے یہ نہیں ہو سکتا۔ (اب لوح محفوظ میں جو کچھ بھی ہے وہ ہو لیکن غوث نے کہہ دیا وہ بھی تبدیل ہو جائے گا یہ عقیدہ ہے)۔ گھر میں گئیں جب وضع حمل ہوا اور بچہ پیدا ہوا دیکھا تو بیٹی اسی وقت بیٹی کو اٹھا کر غوث کے گھر گئیں اور یہ کہا کہ اے غوث! مانگوں بیٹا اور ملے بیٹی! غوث پاک نے کہا دکھاؤ مجھے، جب غوث پاک کے سامنے لے گئیں کپڑا ہٹا کر دیکھا (صرف کپڑا ہٹایا) دیکھنا چاہتے تھے کہ لڑکی ہے یا لڑکا ہے صرف جب نظر پڑی دوبارہ کہا دیکھو، دیکھا تو وہ لڑکا تھا وہ لڑکی لڑکے میں تبدیل ہو گئی ایک نظر سے غوث کی

ایک نظر سے۔اور شیخ صاحب آگے فرماتے ہیں کہ جب یہ جوان ہوئے اور بڑے ہوئے شہاب الدین سہروردی ان کی شکل و صورت عورتوں کی طرح تھی۔لمبے بال،ان کے پستان بہت بڑے تھے،بلکہ ایک روایت میں یہ کہتے ہیں کہ وہ پیچھے اٹھا کر رکھتے تھے نعوذ باللہ۔

دیکھیں یہ اگر ولی سمجھتے ہیں کہ یہ ولی کی شان میں کوئی عزت کی بات ہے اس سے بڑی کوئی گستاخی ہے؟! کیا دین کو مذاق بنا کر رکھا! یہ باغ فردوس میں ہے۔

اور یہ باغ فردوس بریلویوں کی کتاب مشہور کتاب ہے اور تذکرۃ الرشید دیوبندیوں کی کتاب ہے جس میں رشید احمد گنگوہی کی انہوں نے سوانح حیات اور سیرت لکھی اس میں وہ لکھتے ہیں کہ فلاں شخص مخالف تھے رشید احمد گنگوہی کے تو جا کر ایک صاحب سے سوال کرتے ہیں ایک بزرگ سے سوال کرتے ہیں بھئی لوگ تو ان کے بارے میں یہ کہتے ہیں۔تو اس شخص نے کہا اللہ کی قسم! میں گنگوہی صاحب کا قلم عرش کے اوپر چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

عرش کے اوپر کیا ہے؟لوح محفوظ ہے۔وہاں پر گنگوہی صاحب کا قلم چل رہا ہے!! مجھے یہ بتائیں لوح محفوظ کس سے محفوظ ہے؟! نہ غوث کے والد سے محفوظ ہے نہ غوث سے محفوظ ہے نہ گنگوہی صاحب سے محفوظ ہے محفوظ کس سے ہے؟لوح محفوظ کا نام رکھا کیوں ہے اللہ تعالیٰ نے؟﴿فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ﴾ (البروج:22) پڑھتے ہیں قرآن مجید میں ہم کس چیز سے محفوظ ہے؟صرف عوام الناس سے محفوظ ہے فرشتوں سے محفوظ ہے کس سے محفوظ ہے؟ہر مخلوق سے محفوظ ہے صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اس میں کیا ہے بس ورنہ محفوظ تو نہ ہوتا ناں،اگر ایک شخص بھی جان لے تو محفوظ تو نہ ہوا۔

محفوظ تو وہ ہے جس کا مالک صرف ایک ہی ذات ہے اور ایک ہی ذات اس کو جانتی ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ بس۔

"وَدَلِيلُ الصَّالِحِينَ" شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور صالحین کی دلیل کہ نیک لوگوں کی بزرگوں کی عبادت کی گئی۔اس کی دلیل کیا ہے؟ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِـيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ﴾(الاسراء:57)۔ شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں﴿اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ﴾ (جنہوں نے ان کی عبادت کی) ﴿يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِـيْلَةَ﴾(وہ جن کی عبادت کی گئی وہ خود اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جستجو میں لگے ہوئے ہیں) ﴿اَيُّهُمْ اَقْرَبُ﴾(ان دونوں میں سے کون زیادہ قریب ہے اللہ تعالیٰ کے) ﴿وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ﴾ (اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید کرتے ہیں) ﴿وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ﴾(اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں)۔

اور اس آیت کے شان نزول میں ابن کثیر رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تھے انس جو تھے وہ جنوں کی عبادت کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ جن مسلمان ہو گئے مومن ہو گئے اور یہ جو انس تھے پھر بھی ان کی عبادت کرتے رہے۔ وہ مومن ہو گئے مسلمان ہو گئے جن یہ انس جو ہیں وہ پھر ان جنوں کی عبادت کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا، جن تو مومن ہیں صالحین ہو گئے ہیں اور یہ صالح چاہے جن ہو یا انس ہو سب مکلف ہیں شریعت میں دونوں برابر ہیں۔ مکلف صرف دو ہیں پوری کائنات میں، انس اور جن مکلف ہیں درند پرند درخت پتھر یہ مکلف نہیں ہیں اس لیے جب حساب کتاب ہو گا قیامت کے دن تو یہ جتنے بھی جانور ہیں سب مٹی بن جائیں گے جنت اور دوزخ صرف جن اور انس کے لیے ہے یہ مکلفین ہیں۔

تو جب یہ جن مسلمان ہو گئے نیک اور صالح ہو گئے، مسلمان ہو گئے مومن ہو گئے تو جو ان کی عبادت کر رہے تھے وہ اپنی عبادت سے نہیں رکے کہ ہم بھی تو مومن ہو جائیں، نہیں وہ ان کی عبادت میں لگے رہے اور جو جن تھے وہ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنا چاہتے تھے عبادات میں اور توحید میں اور معاملات میں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنا چاہتے تھے اور یہ بدبخت بدکار لوگ جو انس تھے ان کی عبادت میں لگے رہے اور شرک کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نفی کی ہے اس آیت کریمہ میں کہ صالحین کی عبادت بھی جائز نہیں ہے اگرچہ وہ مومن ہو گئے ہیں اور میرے موحد ہو گئے ہیں ان کی عبادت کرنا بھی جائز نہیں کسی کے لیے جس نے ان کی عبادت کی تو اس نے کفر کیا۔ اور یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں ﴿وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید کرتے ہیں) ﴿وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ﴾ (اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں)۔

اس میں ایک فائدہ ہے کہ ہم عبادت کیوں کرتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ثواب کی امید کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا بھی یہی طریقہ تھا ﴿وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ہماری عبادت کرتے تھے پکارتے تھے) ﴿رَغَبًا وَّرَهَبًا﴾ (رحمت کی امید کرتے ہوئے اور عذاب سے ڈرتے ہوئے (اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام)) (الانبیاء:90)۔ اور صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا یہ صالحین کی دلیل ہے۔

لیکن آج کے کچھ لوگ صوفی حضرات یہ سمجھتے ہیں بلکہ ان کے بزرگ یہ کہتے ہیں کہ ''ہم عبادت کرتے ہیں نہ جنت کی امید کے لیے نہ دوزخ کے ڈر سے ہم عبادت کرتے ہیں صرف محبت سے ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں بس''۔ اور کاش! کہ وہ محبت کا لفظ استعمال کرتے لفظ استعمال کرتے ہیں عشق کا ''ہم اللہ تعالیٰ کے عاشق ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے رسول کے عاشق ہیں'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دیکھیں عبادت کی تین بنیادیں ہیں ''محبت، امید اور ڈر'' یہ ستون ہیں عبادت کے اگر یہ تین چیزیں نہ ہوں تو عبادت عبادت نہیں ہوتی، ارکان العبادۃ تین ہیں محبت، امید اور ڈر۔ کچھ لوگوں نے صرف محبت سے عبادت کی گمراہ ہوئے، صوفی۔ کچھ لوگوں نے صرف ڈر سے عبادت کی یہ بھی گمراہ ہوئے، وعیدیہ اور خوارج۔ کچھ لوگوں نے صرف امید سے عبادت کی یہ بھی گمراہ ہوئے۔ کون ہیں؟ مرجئۃ، ان کو صرف امید ہے کہ مومن ہیں بس کافی ہے کچھ بھی کرتا ہے تو مومن ہے۔ ادھر کلمہ پڑھ لیا کافی ہے بس جنت کی ٹکٹ مل گئی اس کو۔ اور جو ان کے برعکس خوارج ہیں انہوں نے ڈر کے مادے کو اتنا زیادہ کر دیا کہ محبت بھی بھول گئے اور امید بھی بھول گئے کہ جس نے کبیرہ گناہ کیا وہ کافر ہے بس۔ زانی بھی کافر ہے، شراب پینے والا بھی کافر ہے، سود خور بھی کافر ہے سب کافر ہیں۔ اور چوتھا گروہ ہے اہل سنت والجماعت، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی محبت سے، امید سے، اور ڈر سے۔

ارواح ثلاثہ میں یہ اشرف علی تھانوی کی تصنیف ہے وہ فرماتے ہیں ایک بزرگ تھے وہ یہ کہتے تھے کہ ''جب میں جنت میں جاؤں گا اور حوریں آئیں گی تو ان کو یہ کہوں گا اگر قرآن سنانا ہے تو سناؤ ورنہ چلو''۔ یعنی جنت کی مجھے لذت کی ضرورت نہیں ہے جنت تو رابعہ عدویہ کہتی ہیں ''جنت تو بچوں کا کھلونا ہے''۔ جنت کی کیا تڑپ ہے ضرورت نہیں ہے ہمیں، حوریں بھی آئیں گی تو قرآن سنانا ہے تو سناؤ ہمیں قرآن یہ سنیں گے ہم ورنہ جاؤ اپنا کام کرو!

جنت وہ عظیم انعام ہے اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہے اس بندے پر جس نے اپنی ساری زندی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزاری ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے انعام ہے اور یہ اس سے محروم ہونا چاہتے ہیں!

"وَدَلِيلُ الْأَشْجَارِ وَالْأَحْجَارِ" (اور اس کی دلیل کہ درختوں کی اور پتھروں کی عبادت کی گئی) ''قَوْلُهُ تَعَالَى'' (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ﴿اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى﴾ (النجم:19-20)۔ ﴿اَفَرَءَيْتُمْ﴾ (کیا تم نے کبھی غور کیا؟ دیکھو غور کرو) ﴿اللّٰتَ وَالْعُزّٰى﴾ (لات کو اور عزیٰ کو) ﴿وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى﴾ (اور منات کو تیسرے جو پچھلے ہیں)۔

یعنی یہ تین بت تھے لات ہے، عزیٰ اور منات ہے کیا کبھی غور کیا ہے کہ یہ کیا چیزیں ہیں؟ ذرا غور کرو۔ غور کہاں سے کریں کس سے پوچھیں ہم تو نہیں جانتے آج تو موجود نہیں ہیں؟! مفسرین کی طرف جائیں گے جنہوں نے اس آیت کی تفسیر کی ہے وہاں پر جا کر پڑھیں گے دیکھیں گے انہوں نے کیا فرمایا ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ نیک اور صالح تھے، لات بزرگ تھا ستو بنا بنا کر حاجیوں کو پلاتا تھا۔ جب غور کیا تو یہ پتا چلا کہ یہ تو بزرگ تھا۔ تو عبادت کیسے کی گئی اس کی؟ مرنے کے بعد پتھر بنائے گئے اور ان پتھروں کو نام دے دیا گیا لات کا۔ دیکھیے پتھر کا نام کوئی اور نہیں ہے اس نیک اور صالح بزرگ کا نام دے دیا گیا ہے کہ یہ لات ہے یہ پتھر جو ہمارے سامنے ہے اس کی عبادت کی گئی۔ اور عزیٰ اور منات اس طریقے سے کوئی درخت ہے کوئی پتھر ہے لیکن

لات ایک بزرگ تھا۔ "الأَشْجَارِ وَالأَحْجَارِ" کیوں کہ عزیٰ کہتے ہیں کہ وہ درخت تھا عام طور پر درخت کی عبادت کرتے تھے اس لیے شیخ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ "دَلِيلُ الأَشْجَارِ وَالأَحْجَارِ" کہ درختوں کی اور پتھروں کی عبادت کی گئی اس کی دلیل کیا ہے۔ تولات کا بت تھا، منات کا بھی بت تھا لیکن عزیٰ جو تھا کہتے ہیں کہ درخت تھا جس کی عبادت کرتے تھے وہ۔ تو غور کرنے کے بعد یہ پتہ چلا کہ یہ لات جو ہیں نیک بزرگ تھے جن کی عبادت کی گئی۔

اور شیخ صاحب رحمہ اللہ ایک حدیث بیان کرتے ہیں اور بہت عظیم حدیث ہے ترمذی میں شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وَحَدِيثُ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ"۔ ایک آیت بھی لے کر آئے کہ درختوں کی اور پتھروں کی عبادت کی گئی ہے قرآن کی آیت لے کر آئے۔ کوئی شخص سمجھے گا پتہ نہیں عزیٰ، کچھ لوگ کہتے ہیں مفسرین کہتے ہیں کہ یہ پتھر تھا، کچھ لوگ کہتے ہیں درخت تھا تو شیخ صاحب رحمہ اللہ اس بات کو ختم کرنے کے لیے تاکہ سننے والا یہ نہ سمجھے کہ اگر اس میں اختلاف بھی ہوا ہے کہ یہ پتھر تھا یا درخت تھا یہ تو چلو تینوں پتھر ہیں تینوں پتھر تھے چلو، لیکن ایک اور حدیث میں ہے جہاں پر درخت کی عبادت کی گئی ہے وہ دلیل بیان کرتے ہیں اب۔

"وَحَدِيثُ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ" (سیدنا أبی واقد اللیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ) "خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ" (ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے جنگ حنین کی طرف)۔ جنگ حنین فتح مکہ کے بعد ہوئی۔ "وَنَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ" (اور ہم نئے نئے مسلمان ہوئے اس وقت)۔ کیوں کہ فتح مکہ کے بعد کافی لوگ جو قبائل عرب تھے جو ارد گرد میں تھے جب فتح ہوئی تو وہ بھی مسلمان ہو گئے کیوں کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ دو گروہوں کے جو قریش کے بڑے بڑے قبیلے ہیں ان کی آپس میں جنگ ہے ایک طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ایک طرف قریش کے سردار ہیں تو ہم جو مکہ کے ارد گرد والے لوگ ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں میں سے کس کا غلبہ ہوتا ہے جس کا غلبہ ہوگا اس کے ساتھ مل جائیں گے۔ جب فتح مکہ ہوا غلبہ ہوا تو کافی لوگ مسلمان ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل ہو گئے اور جب غزوۂ حنین کی طرف روانہ ہوئے تو یہ جو نئے نئے مسلمان تھے یہ بھی شامل ہو گئے۔ فتح مکہ میں دس ہزار کی تعداد تھی مسلمانوں کی حنین میں بارہ ہزار ہو گئے۔ اور یہ لفظ دیکھیں "وَنَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ" (اور ہم نئے نئے مسلمان تھے) یعنی کفر کی زندگی گزرے ہوئے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا ابھی تھوڑا وقت ہی تھا ہم نئے نئے مسلمان ہوئے "وَلِلْمُشْرِكِينَ سِدْرَةٌ، يَعْكُفُونَ عِنْدَهَا" (اور مشرک عرب جو تھے ان کا ایک بیری کا درخت تھا جہاں پر وہ مجاوری کرتے تھے)۔ "اعتکاف" یعنی مجاوری، اس بیری کے درخت کے قریب جا کر مجاوری کرتے تھے اور مجاوری کرنے کے ساتھ ساتھ "وَيَنُوطُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ" (اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے)۔ کیوں لٹکاتے تھے؟

(برکت کے لیے کہ جب لٹکائیں گے یہ درخت جو ہے یہ برکت والا درخت ہے)۔اور مجاوری کرنا عبادت ہے اعتکاف عبادت ہے اور عبادت کسی اور کے لیے صرف کرنا شرک ہے، یہاں پر درخت کے لیے ایک عبادت صرف کی جا رہی تھی۔ کون سی عبادت؟ اعتکاف کی۔ تبرک بھی عبادت ہے جیسے پہلے درس میں میں نے بیان کیا تھا پہلے قاعدے میں کہ برکت حاصل کرنا عبادت ہے اس کی بغیر دلیل کے برکت حاصل نہیں کی جاتی۔ایک تو کی مجاوری کی دوسری غلطی کی اسلحہ لٹکانے کی، تبرک کی۔ اسلحہ لٹکاتے برکت حاصل کرنے کے لیے۔ "يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ" (اس درخت کا نام تھا ذاتُ انواط)"فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ"(ہم بھی گزرتے گزرتے (بیری کا درخت ایک تھوڑی تھا بہت سارے درخت تھے) ہمارے راستے میں بھی ایک درخت آیا بیری کا) "فَقُلْنَا" (ہم نے یہ کہا) "يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ"(کہ ہمارے لیے بھی ایک ذاتُ انواط (ایک بیری کا درخت) بنادیں جیسے ان کے لیے مشرکوں کے لیے ہے کہ ہم بھی اپنا کوئی اسلحہ لٹکائیں کہ ہم بھی کوئی برکت حاصل کریں)۔

ان کا تو درخت ہے برکت حاصل کرتے ہیں ہم کہاں سے برکت حاصل کریں گے ابھی جنگ ہونے والی ہے! کیوں کہ کافروں کا یہ دعویٰ تھا مشرکین کا یہ دعویٰ تھا کہ جب ہم اسلحے کو لٹکاتے ہیں تو تلوار زیادہ تیز ہو جاتی ہے اس کی دھار اور تیز ہو جاتی ہے اور بڑی زور سے لگتی ہے جس کو لگتی ہے وہ بچ نہیں سکتا۔تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہمارے لیے یہ درخت نہیں ہے ہم کیا کریں گے ہمیں برکت کہاں سے حاصل ہو گی؟!

کچھ نسخوں میں حدیث یہاں تک ہے صرف لیکن جو پوری حدیث ہے قصہ پورا جو ہے ترمذی کی روایت ہے اور امام ترمذی نے صحیح فرمایا ہے سند کے لحاظ سے صحیح روایت ہے۔

حدیث کے آگے الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"اللهُ أَكْبَرُ" تکبیر پڑھی "إِنَّهَا السُّنَنُ"(یہ گمراہ راستے ہیں) "قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ"(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نے ایسے الفاظ کہے ہیں جیسے بنی اسرائیل نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے کہے تھے)۔کیا کہا تھا؟﴿اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ (اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دیجیے جیسے ان لوگوں کا ایک معبود ہے ایک بت ہے)"اللهُ أَكْبَرُ" تکبیر پڑھی پھر قسم کھائی کہ دونوں برابر ہیں یہ کہنا کہ ہمیں بھی بیری کا درخت چاہیے جس پر ہم اسلحہ لٹکائیں برکت حاصل کرنے کے لیے اور جو بنی اسرائیل میں تھے جنہوں نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ طلب کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہمارے لیے بھی ایک بت بنا دیجیے جس کی ہم عبادت کریں، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔"لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ"(اور تم پچھلے لوگوں کے راستے پر ضرور چلو گے)۔

کون سے لوگ تھے؟ یہود و نصاریٰ تھے۔ اور آج دیکھتے ہیں کہ معاشرے میں یہودیت اور نصرانیت کے طریقے کیسے پھیلے ہوئے ہیں، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چودہ سو سال پہلے پیشن گوئی دے چکے ہیں اور آج ان کے راستے ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں "لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ" یہ ان کے راستے ہیں۔

اس عظیم حدیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے غلطی ہوئی جو نئے نئے مسلمان ہوئے وجہ کیا تھی؟" وَنَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ" نئے نئے مسلمان تھے جہالت تھی، لاعلمی تھی اس لیے انہوں نے سوال کیا۔ کیا انہوں نے واقعی برکت حاصل کرنے کے لیے اسلحہ لٹکایا؟ نہیں لٹکایا۔ تاکہ یہ کوئی شخص نہ کہے کہ تم لوگوں نے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی مشرک بنا دیا۔ نعوذ باللہ من ذلک، صحابہ رضی اللہ عنہم ان سے بری اور ہم بھی اس چیز سے بری ہم نے کبھی نہیں کہا اور نہ کسی عالم نے کہا بلکہ حدیث کے واضح الفاظ ہیں انہوں نے اسلحہ لٹکایا ہی نہیں انہوں نے صرف طلب کیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا تھا وہ رک گئے تو ان سے شرک نہیں ہوا۔

اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص منہ سے کوئی شرکیہ بات کرے تو اس سے استفسار ضروری ہے حجت قائم کرنا ضروری ہے۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں بس ایک بات کہہ دی شرکیہ بات منہ سے نکل گئی تو مشرک ہے بس ختم۔ ہرگز نہیں، حجت قائم کرنا ضروری ہے اور تکفیر معین کے لیے یہ ضروری ہے کہ حجت قائم کی جائے اور جو شروط ہیں تکفیر کے جو موانع ہیں سب کو سامنے رکھا جائے۔

تو ان کا موانع کیا تھا شرک سے موانع کیا تھا؟ جہالت، تو علم نہیں تھا۔ جب علم ہوا پھر کیا؟ نہیں کیا۔ اگر علم کے بعد کرتے تب شرک ہوتا۔

تو یہ آج کے درس کا قاعدہ ہے اس میں جلدی سے جو فوائد ہیں اس قاعدے میں میں وہ بیان کرتا ہوں:

1۔ شرک کا معنی ہے غیر اللہ کی عبادت کرنا چاہے معبود کتنی ہی بڑی ذات کیوں نہ ہو۔

2۔ ان لوگوں کے لیے واضح جواب جو کہتے ہیں کہ شرک کا معنی ہے بتوں کی عبادت۔ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شرک کا مطلب ہے بتوں کی عبادت وہ جھوٹ بولتے ہیں ان کا یہ معنی لینا شرک کا بالکل غلط ہے بے بنیاد ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں جب جنگ کی مشرکین کے ساتھ تو وہ صرف بتوں کے پجاری نہیں تھے بلکہ وہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی عبادت کرنے والے بھی تھے، اولیاء کی عبادت کرنے والے بھی تھے، فرشتوں کی عبادت کرنے والے

بھی تھے اور پتھروں کی عبادت کرنے والے بھی تھے۔ تم لوگوں نے صرف پتھروں کو کیوں مخصوص بنادیا بتوں کو کیوں مخصوص بنادیا؟!

3۔ شرک وہ لعنت ہے جو تفرقے میں ڈال دیتی ہے۔

وہ کیسے؟ جب شرک ہوا تو کچھ لوگوں نے بتوں کو لے لیا اپنا معبود بنالیا، کچھ لوگوں نے درختوں کو لے لیا، کچھ لوگوں نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو لے لیا، کچھ لوگوں نے فرشتوں کو لے لیا تو تفرقہ ہے کہ نہیں؟ اور توحید وہ نور ہے جس میں اجتماع ہوتا ہے اور تفرقہ ختم ہو جاتا ہے۔

4۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور سب سے بڑا فتنہ ہے۔

5۔ ان لوگوں کے لیے واضح جواب جو کہتے ہیں کہ "ہم اولیاء کی عبادت نہیں کرتے لیکن انہیں وسیلہ بناتے ہیں"۔ جو جنوں کی عبادت کرتے تھے وہ بھی ان کو وسیلہ بناتے تھے وہ صالحین تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا۔

6۔ جہالت بڑا خطرہ ہے جسے علم سے دور کرنا چاہیے۔

سب سے بڑا خطرہ میرے بھائی جہالت ہے اور علم ایسا نور ہے جو ایک دفعہ اس بندے کو حاصل ہو جائے تو جب تک اس کی سانس چل رہی ہے وہ اس نور سے منور رہے گا جب مر جائے گا تو مر جائے گا وہ علم ساتھ چلا جائے گا ختم ہو جائے گا اور ایسا ہتھیار ہے جس کو اٹھانے میں کوئی مشقت نہیں ہے لائسنس کی ضرورت نہیں ہے۔ آج کل پسٹل رکھے ہیں تو وہ لائسنس ضرور پوچھتے ہیں کہ لائسنس کہاں ہے علم وہ ہتھیار ہے جس کے لائسنس کی ضرورت نہیں ہے اور جب وار کرتے ہو علم سے تو ایسی چوٹ لگتی ہے مخالف کو کہ اس سے وہ بچ نہیں سکتا اور ایسا خزانہ ہے جہاں بھی ہو تمہارے ساتھ ہے۔ سفر میں ہو، حضر میں ہو جہاں پر بھی نہ اتنا بھاری ہے نہ اس کا بوجھ ہے کہ تم اٹھا نہیں سکتے اور نہ چوروں کا ڈر ہے کہ چوری ہو جائے۔ دنیا کے خزانے بوجھ بھی ہیں اور چوری کا ڈر بھی ہوتا ہے۔ جیب میں دس ہزار ریال لے کر بازار میں کوئی جاتا نہیں ہے بے چارا ڈر کر لیکن علم کے مال سے علم کے نور سے آپ دنیا کے کسی کونے میں چلے جائیں چوروں کے گروہ کے اندر چلے جائیں آپ کو قتل کر سکتے ہیں آپ کا علم سلب نہیں کر سکتے وہ۔

7۔ کسی چیز کو بغیر دلیل کے مبارک سمجھنا شرک ہے۔

8۔ تعجب کے وقت اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔

یعنی آپ کو کسی چیز پر تعجب ہوتا ہے اللہ اکبر کہتے ہیں کہ نہیں؟ اگر کوئی شخص سوال کرے بھئی اس کی دلیل کیا ہے؟ پوچھتے ہیں ناں لوگ بھئی آپ اہل حدیث ہر بات پر دلیل کیا ہے دلیل کیا ہے، سر کھا جاتے ہو ہمارا۔ ابھی تم نے اللہ اکبر پڑھی ہے اس کی دلیل کیا ہے؟ یہ حدیث دلیل ہے صحیح ترمذی کی روایت ہے۔

9۔چیزوں کے نام بدلنے سے ان کی حقیقت نہیں بدلتی۔

وہ کہتے ہیں ''ہم شرک نہیں کرتے ہم تو اولیاء کی قدر کرتے ہیں، ہم اولیاء کی عزت کرتے ہیں اور ہم اولیاء کو وسیلہ بناتے ہیں''۔ یہ کہتے ہیں کہ نہیں؟ الفاظ کو تبدیل کرنے سے حقیقت کو آپ تبدیل نہیں کر سکتے شرک شرک ہی ہے چاہے آپ ان کو وسیلہ سمجھیں یا چاہے آپ ان کی عزت سمجھیں تو حقیقت کبھی نہیں بدلتی ہے۔

10۔اندھی تقلید بڑا شر ہے جو حق سے دور کر دیتی ہے۔

11۔ سجدہ کرنا عبادت ہے اور غیر اللہ کے لیے صرف کرنا شرک ہے۔

12۔ بعض لوگوں نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اور فرشتوں کو اور صالحین کو ربّ بنایا۔

اور ان کا ربّ بنانا میں بیان کر چکا ہوں یہ نہیں تھا کہ وہ خالق ہیں رازق ہیں سب جانتے ہیں آج کا یہ ہندو بھی جانتا ہے۔ دیکھیں پچھلے زمانے میں نہیں آج کے ہندو سے پوچھیں کہ یہ رام جو ہے جس کے سامنے جھکتے ہو سجدہ کرتے ہو کیا اس نے تمہیں پیدا کیا؟ وہ کہیں گے نہیں اس نے پیدا نہیں کیا پیدا تو اللہ نے کیا ہے لیکن اس کے سامنے اس لیے جھکتے ہیں کہ یہ وسیلہ ہیں ہمارا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تم وسیلہ کہو جو کچھ بھی کہو تم نے ان کو ربّ ضرور بنایا ہے۔

13۔اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ شرک کے معاملے میں سختی کی ہے۔ قرآن مجید کو اٹھا کر دیکھیں شرک کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے سخت الفاظ استعمال کیے ہیں چاہے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کیوں نہ ہوں۔

سب سے زیادہ قریب مخلوق کون ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں؟ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام، جب شرک کا معاملہ ہوتا ہے تو ذرا سختی کے الفاظ ہوتے ہیں۔ یہاں پر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں ﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر تو بھی شرک کرے تو میں تیرے بھی سارے عمل اکارت کر دوں) (الزمر:65)۔

14۔شرک کے معاملے میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسے شریک ٹھہرایا جا رہا ہے اور کون شرک کر رہا ہے۔

شرک کے معاملے میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنایا جارہا ہے کہ یہ بت ہے، فرشتہ ہے، نبی ہے، ولی ہے،سب برابر ہیں شرک کے معاملے میں۔اور یہ نہیں دیکھا جاتا کہ شرک کون کررہا ہے، مرد ہے عورت ہے، بزرگ ہے، عالم ہے جاہل ہے،سب برابر ہیں۔

15۔نصاریٰ کے شرک کی وجہ، نصاریٰ جو آج کرسچن موجود ہیں ان کے شرک کی وجہ کفر کی وجہ یہ نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انہوں نے انکار کیا ہے، یاد رکھیں۔کچھ لوگوں کو غلط فہمی لگی ہے آپ کسی سے پوچھیں خاص طور پر صوفی حضرات جو ہیں وہ کہتے ہیں جو نصاریٰ ہیں بے چارے اچھے لوگ ہیں ان سے ایک غلطی ہوئی ہے بس، ہیں یہ مسلمان مومن ہیں صرف ایک غلطی ہوئی۔کیا غلطی ہوئی؟ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا ہے ان کو نبی نہیں مانا اگر یہ آج بھی نبی مان لیں تو یہ مسلمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا ہے اس کا رد کیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔کہ عیسائیوں کے کفر اور شرک کی وجہ کیا ہے؟سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ربّ بنانا نبی کو ربّ بنانا یہ وجہ ہے اس کی وجہ سے انہوں نے کفر کیا۔اس کے ساتھ ساتھ نبی کو جھٹلانا بھی کفر ہے لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ ان کے کفر کی اصل وجہ جو ہے وہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ربّ بنانا ہے۔

اور اس کی عقلی دلیل بھی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کیا مشرک نہیں تھے؟ تھے مشرک۔کیوں؟ کیوں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی عبادت کرتے تھے تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد ان کی عبادت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی مبعوث نہیں ہوئے تھے پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے۔چھ سو سال کے بعد جب ولادت ہوئی پھر ان کا کفر ڈبل ہو گیا،ایک کفر تھا سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ربّ بنانا دوسرا کفر تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانا۔تو اصل بنیاد وہ تھی یہ نہیں یعنی اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نبی مان لیں لیکن سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ربّ سمجھیں پھر مسلمان ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہو سکتے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو واضح بیان کر دیا ہے۔

عیسائیوں کے مختلف گروہ تھے جیسے سورۃ الصف کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔مختلف گروہ تھے ایک گروہ تھا موحد ورقہ بن نوفل بھی اسی گروہ میں سے تھا باقی جتنے بھی گروہ تھے وہ مشرکین تھے۔تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو مشرکین تھے ان کے شرک کی وجہ یہ نہیں تھی کفر کی وجہ یہ نہیں تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلاتے تھے کفر کی وجہ بنیادی طور پر یہ تھی کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ربّ سمجھتے تھے۔

اور جو موحدین تھے اس کی دلیل دیکھیں کہ کیسے مومن تھے وہ۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو ورقہ بن نوفل نے پتہ ہے کیا فرمایا تھا؟ ''اگر میں زندہ رہا تو تیری مدد اور نصرت کروں گا''۔ دیکھیں ایک مستحیل چیز کو ناممکن چیز کو انہوں نے یہ کہا کہ ایک ناممکن چیز جو نہیں ہو سکتی کہ بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کو یہ علم تھا کہ جنگ ہو گی مخالفت ہو گی اور یہ فرمایا کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں زندہ رہا اور ان کو پایا تو میں تیری نصرت کروں گا''۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ مومن ہیں اور کچھ محدثین نے طبقات الصحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ورقہ بن نوفل صحابی ہیں۔

16۔انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام علم غیب مطلق نہیں جانتے۔

17۔شرعی وسیلے کا ثبوت کہ شرعی وسیلہ بھی ہوتا ہے۔

پچھلے درس میں بیان کر چکا تھا کہ شرعی وسیلے کی چار قسمیں ہیں، اللہ تعالی کے نام سے وسیلہ، صفات سے وسیلہ، نیک اور صالح بزرگ سے دعا کرانے کا وسیلہ، اور نیک اور صالح اعمال سے کرنے کا وسیلہ۔

18۔امید اور ڈر سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اہم بنیادیں ہیں عبادت کی تیسری بنیاد تھی محبت۔

19۔لات اور عزیٰ اور منات کی حقیقت جاننا بہت ضروری ہے، اصل میں لات ایک نیک اور صالح بزرگ تھا۔

20۔بغیر قسم طلب کرنے کے قسم کھانا جائز ہے۔

اگر کوئی شخص باتوں باتوں میں یا آپ کہتے ہیں اللہ کی قسم! یہ مسئلہ ایسا ہے۔ تو وہ شخص کہے گا بھئی میں تو نہیں کہا آپ قسم کھائیں۔ تو یہ جائز ہے کہ نہیں؟

جائز ہے۔ دلیل یہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اللہ کی قسم! اس ذات کی قسم جس کی مٹھی میں میری جان ہے)۔

21۔اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا ثبوت، یہ بھی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

22۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن فیکون کے مالک نہیں۔

یہ فائدہ کہاں سے ملا؟

اسی حدیث میں ہی ہے آیت میں نہیں ہے آیت نہ جائیں حدیث میں دیکھیں میں نے اور آسان کر دیا ہے۔ ''وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ'' اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی جان اپنے ہاتھ میں نہیں ہے، جو سانس چل رہی ہے ان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے تو پھر کیا ان کے ہاتھ میں ہو سکتا ہے!

اس لیے طالب علم کے لیے بہت ضروری ہے کہ ذرا آیات پر اور احادیث پر غور کرے ایک ایک چیز میں پیغام ہے۔ نبی پیغمبر ہوتا ہے ناں اس حدیث میں کتنے پیغام ہیں ہمارے لیے۔ آپ دیکھیں حدیث کو ایک دفعہ پڑھیں دو دفعہ، تین دفعہ، چار دفعہ اور آپ یقین رکھیں ہر وقت جب پڑھیں گے ایک فائدہ آپ کو ایکسٹرا ملتا رہے گا اسے کہتے ہیں علم۔ علم وہ نہیں ہے جو آپ سنتے ہیں بھول جاتے ہیں علم وہ ہے جو آپ اپنے دل اور عقل میں محفوظ رکھتے ہیں سمجھنے کے بعد۔

23۔ فرشتے، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صالحین کو ربّ بنانے کی حقیقت کو جاننا کہ ان کو ربّ اس لیے نہیں بنایا کہ وہ خالق ہیں، مالک ہیں، رازق ہیں یاد رکھیں یہ تو وہ سب جانتے تھے، مشرکین بھی جاتے تھے مشرکین عرب، یہودی بھی جانتے تھے، نصاریٰ بھی جانتے تھے یہ سب جانتے تھے کہ خالق، مالک، رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر ربّ کا نام کیوں دیا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں؟ کہ ان کے لیے کوئی عبادت صرف کرنا، ان کو پکارنا، ان کے لیے نذریں نیازیں کرنا، ان کے لیے قربانی دینا یہ ان کی عبادت ہے اور ان کو ربّ بنانا ہے۔

24۔ جس نے بھی کسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے حق میں سے کوئی حق دیا اور صرف کیا اس نے اس کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا۔

25۔ کلمہ گو مشرک ہو سکتا ہے یا نہیں؟ ہو سکتا ہے، کلمہ گو مشرک ہو سکتا ہے۔

26۔ اللہ تعالیٰ کے نفس کا ثبوت، یہ بھی صفت ہے اللہ تعالیٰ کی۔

یہ کہاں سے ملا؟ آیت سے ﴿تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ﴾ (المائدۃ:116)۔

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

**سوال:** اہل کتاب کے عورت سے شادی کے متعلق کیا آج ان اہل کتاب میں کوئی موحد موجود ہے؟

**جواب:** آج کل کے دور میں اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ میں سے کوئی بھی موحد نہیں کوئی مسلمان نہیں ہے۔ Unitarians ایک گروپ ہے لیکن وہ کافر ہیں، فرق یہ ہے کہ وہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی مانتے ہیں ربّ نہیں مانتے لیکن ان کے کفر کی وجہ دوسری تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانا اور جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا وہ کافر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

**سوال:** اہل کتاب کے عورت سے شادی کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** شادی کرنا یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے کہ مسلمان مرد ہے وہ یہود و نصاریٰ کسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔ مشرکین جو کل تھے یعنی شرک کل بھی کرتے تھے وہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی عبادت کل

بھی کرتے تھے وہ آج بھی کرتے ہیں تو شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔ کچھ علماء نے یہاں پر اختلاف کیا ہے کہ یہ اس وقت کے دور کے لیے تھا آج کے دور کے لیے نہیں ہے لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ قرآن کی آیت عام ہے کل کے لیے بھی ہے ، آج کے لیے بھی اور کوئی دوسری آیت یا حدیث اس کی تخصیص کرنے کے لیے نہیں آئی چاہے وہ اپنے دین پر قائم رہے۔ عورت ہے عیسائی ہے شادی کی ہے اپنے دین پر ہے کوئی حرج نہیں ہے آپ اس سے شادی کریں لیکن بہتر یہ ہے کہ شادی نہ کی جائے، فرق ہے دونوں میں۔ شادی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ہاں جائز ہے، بہتر ہے مسلمان عورت سے کرے۔

بہتر کیوں نہیں ہے؟ کیوں کہ عورت گھر کی مالک ہوتی ہے مرد تو گھر سے باہر ہے جو بچے پیدا ہوں گے عورت ہی پالے گی اور جب وہ اپنا عقیدہ سمجھائے گی بچے کو اپنے گھر میں اگر وہ عقیدہ ظاہر بھی نہیں کرتی ہے تو بچہ ماں سے متاثر ہوتا ہے تو اٹھتے بیٹھتے جب وہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا نام لے گی اور پکارے گی تو بچہ بھی پکارنا شروع کرے گا اور بچوں میں شرک پھیل جائے گا ایک وقت آئے گا یہ مرد کچھ نہیں کر سکے گا۔ تو اس لیے علماء فرماتے ہیں بہتر ہے کہ نہ کی جائے اور بہتر یہ ہے جو شخص شادی کرے اس نیت سے کرے کہ میں اسے مسلمان کر کے رہوں گا۔ اور دیکھا گیا ہے عام طور پر حقیقت بات یہ ہے کہ جس نے بھی شادی کی ہے بہت کم لوگ ہیں جن کی بیویاں مسلمان نہیں ہوئی ہیں لیکن عام طور پر جس مسلمان نے عیسائی عورت سے شادی کی ہے مسلمان ہو گئی وہ۔

اور وجہ پتہ ہے کیا ہے؟ کیوں کہ مخالفین بھی یہ کہتے ہیں، کہتے ہیں یار آپ کا دین عجیب سا ہے ناانصافی ہے اس میں کہ مسلمان مرد تو عورت سے شادی کر سکتا ہے عیسائی سے عیسائی مرد مسلمان عورت سے شادی کیوں نہیں کر سکتا یہ کوئی انصاف ہے تم لوگوں کا؟! ہاں یہ عین انصاف ہے کیوں کہ مسلمان سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی مانتا ہے اور عزت اور احترام کرتا ہے اور ہمارے نزدیک جو شخص سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی نہیں مانتا وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے کافر ہے لیکن عیسائیوں کے نزدیک جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی سمجھے وہ کافر ہے تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی مانتے نہیں ہو اور جو نبی مانتا ہے تمہارے نزدیک وہ کافر ہے۔ تو بات تو الٹ ہے اگر کوئی مسلمان عورت تمہارے گھر میں چلی جائے تو تم اسے کافر بنا کر ہی رہو گے اگر کافر نہیں بناؤ گے صبح و شام اس کو تکلیفیں دے دے کر مار دو گے لیکن ہمارے نزدیک سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ہیں تو ہم کبھی گستاخی نہیں کر سکتے ان کو جھٹلا نہیں سکتے یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم نے یہ کیا کیا کہ نعوذ باللہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جو ہیں وہ نبی نہیں ہیں یا ان کی شان میں کوئی گستاخی کریں۔ بالکل نہیں، اور اس وجہ سے جب یہ عورت سنتی ہے کہ یہ کیسا عجیب دین ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اچھے الفاظ سے ذکر کرتا ہے اور ان کی شان میں گستاخی نہیں

کرتا جیسے ہم عیسائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں تو وہ خود دین کے قریب ہو جاتی اور مسلمان ہو جاتی ہے۔

**سوال:** عشق اور محبت میں کیا فرق ہے؟

**جواب:** اللہ اکبر، عشق اور محبت میں فرق۔ عربی زبان میں یہ جو لفظ ہے محبت کا اس کے دس درجات ہیں، دس مختلف نام ہیں اور دس درجے ہیں۔"التعلق ، الصبابة، الغرام، العشق ، الوُدّ، المحبة، التتيم، الخُلّة"۔ دو مجھے بھول گئے اور عقیدۃ الطحاویۃ کی شرح میں یہ موجود ہیں ابن أبي العز الحنفي رحمہ اللہ نے ان دسوں کے نام بیان کیے ہیں۔ ہم لوگ تو کہتے ہیں عشق یا محبت بس، عربی زبان اتنی وسیع زبان ہے کہ ہر لفظ کا اپنا اپنا مفہوم ہے۔

"التعلق" آپ کسی کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں بڑا اچھا لگتا ہے یہ محبت کی پہلی سیڑھی ہے۔ "الصبابة" دل اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے "صب الماء في الكوز" آپ پانی ڈالتے ہیں گلاس میں کتنی تیزی سے جاتا ہے تو دل اس طرف مائل ہو جاتا ہے اسے کہتے ہیں الصبابة۔ پھر "الغرام" غرام کہتے ہیں اس شخص کو جیسے کسی نے کسی کو ادھار نہیں دینا ہوتا تو اس کو فکر ہوتی ہے تو اس کی فکر میں لگ جاتا ہے، یہ محبت کی تیسری سیڑھی۔ پھر ہوتا ہے "الوُدّ" محبت ہو جاتی ہے رحمت والی محبت۔ پھر ہوتا ہے "العشق" عشق ہوتا ہے (یہ عربی زبان میں ہے میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا) عشق کہتے ہیں شہوت والی محبت کو۔ لا حول ولا قوة الا بالله، یعنی جو شخص محبت اپنی بیوی سے کرتا ہے اپنی محبوبہ سے کرتا ہے اسے کہتے ہیں عشق۔ مجنون لیلیٰ کا عاشق تھا کہتے ہیں کہ نہیں؟ تو یہ عشق جو ہے عربی زبان میں "المحبة مع الشهوة" شہوت کے ساتھ۔ پھر "التتيم" ہے کہ ایسا عشق جو انسان کو اپنے قابو میں نہ رکھے۔ ایک اور ہے جو دل کے شغاف کے پار ہو جائے "الشغف"۔ شغف وہ محبت ہے (نویں نمبر پر الشغف، التتيم سے پہلے ہے) کہ وہ محبت جو دل کے غلاف کو چیر دے، الشغف۔ "التتيم" ایسی محبت جو انسان کو قابو میں نہ رکھے اور "الخلة" ایسی محبت اس کے سوا کوئی ہے ہی نہیں بس دل میں وہی ہے۔ تو یہ مختلف درجات ہیں۔

تو عشق کا مطلب ہے شہوت والی محبت۔ میں کسی صوفی سے کہتا ہوں اللہ کی قسم! کوئی شخص اپنی ماں کو کہہ سکتا ہے کہ میں اپنی ماں کا عاشق ہوں؟ معذرت کے ساتھ واللہ! میں کہتا ہوں، معذرت کے ساتھ۔ یہ لفظ انسان اپنی ماں، بہن کے لیے استعمال نہیں کر سکتا وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے نبی کے لیے استعمال کر سکتا ہے! اس لیے آپ احادیث کا مجموعہ دیکھ لیں، قرآن مجید کی آیات دیکھ لیں ایک آیت دکھا دیں ایک حدیث دکھا دیں جس میں کسی صحابی نے یہ کہا ہو کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے عشق ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ہے مجھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ لوگ تھے جنہوں نے محبت میں اپنی جانیں،

اپنے مال، اپنے بیوی بچے سب کچھ قربان کر دیا انہوں نے کبھی عشق کا لفظ استعمال کیا؟ تو یہ عشق کا لفظ کہاں سے آیا؟! نہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس استعمال کیا یاد رکھیں، نہ امام ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ نے استعمال کیا۔ یہ کس نے استعمال کیا ہے؟ یہ صوفیوں نے استعمال کیا ہے، دعویٰ کرتے ہیں ہم اشعری ہیں۔ امام ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ اس سے بَری ہیں، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس سے بَری ہیں۔ جو دعویٰ کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ''ہم نبی کے عاشق ہیں'' آپ اٹھا کر دیکھیں ملفوظات، اٹھا کر دیکھیں فضائل اعمال بھری ہوئی ہیں کہ عشق ہے، عشق ہے، عشق ہے۔ فلان بزرگ نبی کا عاشق ہے، فلان بزرگ ولی کا عاشق ہے، فلان بزرگ اللہ تعالیٰ کا عاشق ہے۔ تو یہ صوفیت ہے، نہ اشعریت ہے اور نہ حنفیت ہے۔ اور اہل سنت والجماعت بھی اس سے بَری ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے اور ان لوگوں کو بھی ہدایت دے اور راہ راست ان کے لیے آسان کر دے۔

**سوال:** وسیلہ اور شفاعت میں کیا فرق ہے؟

**جواب:** وسیلہ اور شفاعت دونوں ملتے جلتے لفظ ہیں مفہوم ایک ہی ہے دونوں کا لیکن عملاً مختلف ہیں اور وسیلہ شفاعت کا ایک حصہ ہے کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کریں گے، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صالحین، اولیاء اور صالحین شفاعت کریں گے قیامت کے دن اور شفاعت کا مطلب ہے کہ اس بندے کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان میں آکر اس بندے کے جو گناہ ہیں جو وہ جہنم کا مستحق ہے اس کو جہنم سے نکال کر یا جو جہنم میں جارہا تھا اس کو روک کر اسے جنت میں داخل کر دیا جائے۔

وسیلہ، اس سے زیادہ عموم ہے وسیلے میں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نام کو وسیلہ بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام کیا شفاعت کرے گا؟ دیکھیں شفاعت میں فرق دیکھیں تو آپ وسیلہ بنا سکتے ہیں صفت کو وسیلہ بنا سکتے ہیں، دعا جو ہے دعا کو وسیلہ بنا سکتے ہیں لیکن دعا بذات خود شفاعت نہیں ہے۔ تو دونوں میں یہ فرق ہے ملتا جلتا مفہوم ہے، لفظ ملتے جلتے ہیں لیکن دونوں کے مفہوم میں فرق ہے۔

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

mp3 Audio

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (04. چار بنیادی قاعدے) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔